حضور کے طریقہ نماز کے خلاف ایک سازش کا انکشاف

تحریر۔ حکیم عبد العزیز فیروز پوری

رفع الیدین کی منسوخی کے بارے میں درج ذیل حدیث شریف پیش کی جاتی ہے۔
جابر بن سمرہؓ کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہم پر نکلے اور فرمایا کیا ہے مجھے کہ میں تمہیں ہاتھ اٹھاتے ہوئے دیکھتا ہوں گویا کہ وہ سرکش گھوڑوں کے دم ہیں۔ نماز میں آرام کیا کرو۔ مسلم

یہ حدیث سلام کے باب میں ہے۔ اگر مسلک حنفیہ کی صداقت کی خاطر اس کو مساوی رفع الیدین کے سلسلہ میں شمار کر لیا جائے تو درج ذیل سوالات پیدا ہوتے ہیں۔ جن سے شاید کوئی بھی ذی ہوش انسان انکار نہ کر سکے۔

یہ بات تو مخالفین حضرات کے نزدیک بھی مسلمہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم شروع میں رفع الیدین فرماتے تھے اور حکماً" صحابہ کرامؓ سے بھی یہ عمل روایا۔ اب مذکورہ حدیث کی روشنی میں یہ بات سامنے آئے گی کہ یہ فعل غلط **(نعوذ باللہ من ذالک)** پہلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی کرتے تھے اور صحابہ کرامؓ کو بھی حکماً" کروایا اور اس فرض میں کروایا جس کے بارے میں سب سے پہلے جواب طلبی ہو گی اور جو اس میں فیل ہو گیا وہ ناکام و نامراد ہو گیا۔

کسی بات کا منسوخ ہونا تو اور بات ہے لیکن کیا اپنے عمل اور جاری کردہ حکم کی سرکش گھوڑوں کی دم سے تشبیہ دینا ممکن ہے ؟ کیا یہ حکم فرمایا کہ اب جب نماز شروع کیا کرو تو تکبیر تحریمہ کے وقت یہ فعل غلط یعنی سرکش گھوڑوں کی طرف دم مار لیا کرو۔ وتروں کے اندر بھی دم مارا کرو۔ نماز عیدین میں بھی یہ فعل غلط جاری رکھو۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جیسا ذہین و فہیم شخص نہ آج تک کسی ماں نے جنا اور نہ قیامت تک کوئی ماں جنے گی ایسی عظیم فطین ہستی کوئی ایسا حکم دے سکتی ہے اور خود بھی اس پہ عمل کر سکتی ہے جسے بعد میں سرکش گھوڑوں کی دم کہنا پڑے بلکہ خدائے بزرگ و برتر کی ذات بھی (اللہ معاف فرمائے) یہ اطلاع نہ دے سکی کہ میرے پیارے نبیؐ ایسا عمل شروع نہ کرو اور نہ ہی اس کا حکم دو۔ کیونکہ بعد میں اس کو سرکش گھوڑوں کی طرح دم مارنا کہنا پڑے گا اور وہ

بھی نماز جیسے عظیم فریضہ کے اندر۔

عاشقان رسولؐ اور بزرگوں کے ماننے والے ہونے کے دعویدار حضرات اس بات پر بھی غور فرمائیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں شدید گستاخی کے علاوہ اس کی زد کہاں کہاں پڑی۔ چاروں اماموں (فقیہوں) میں سے تین امام رفع الیدین کے قائل اور عامل تھے اور جن کو ہمارے بھائی "غوث الاعظم" اور "پیران پیر" کے نام سے اکثر یاد کرتے رہتے ہیں۔ وہ بھی اس عمل کے قائل و عامل تھے۔

کیا یہ لوگ ایک منسوخ شدہ عمل ہی نہیں بلکہ شریر گھوڑوں کی طرح دم مارنے والے عمل پر عامل بھی رہے اور زندگی بھر اسی پر قائم بھی رہے اور پھر فقیہہ امت بھی رہے۔ حالانکہ کلمہ طیبہ پڑھنے کے بعد سب سے پہلے حکم نماز کا ہے۔ روز محشر سب سے پہلے اسی فرض کے بارہ میں حساب ہو گا۔ کیا ان کا یہ عمل ہی غلط رہا؟ کیا ان کی نماز ہمیشہ ہی غلط رہی بلکہ وہ تادم آخر غلط عمل پر ہی مصر رہے؟ اور پھر فقیہہ امت بھی رہے اور برحق بھی شمار ہوتے رہے؟ کیا اس غلط عمل اور غلط نماز والا بزرگ ہمارے بھائیوں کے نزدیک اس قابل شمار ہو گا کہ نماز غلط پڑھنے کے باوجود اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سختی سے منع کردہ عمل پر عامل رہنے کے باوجود بھی "غوث الاعظم"، "پیران پیر" اور بہت شان والی ہستی اور ولی اللہ شمار ہو سکے۔

یہ مقولہ عام بولا جاتا ہے کہ چاروں امام برحق ہیں لیکن ان میں سے تین حضرات کی نماز تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے خلاف غلط اصول پر رہی کیونکہ وہ نماز میں حضور اکرمؐ کے حکم کے باوجود شریر گھوڑوں کی طرح دم مارنے سے باز نہ آئے اور پھر بھی برحق ہی رہے۔ جس شخص کی نماز غلط ہو اور حکم نبیؐ کے خلاف ہو۔ اس کا فقیہہ ہونا تو کجا اس کا تو مسلمان ہونا ہی مشکوک ہو جاتا ہے۔ کیونکہ وہ شخص نبی اکرمؐ کے سختی سے منع کردہ عمل پر قائم و دائم رہا۔

ایک جھوٹ بول کر اس کو چھپانے کے لئے جھوٹ بھی بولا جائے تو وہ چھپ نہیں سکتا۔ جھوٹ بولنے والا کمزور اور بودے سہارے تلاش کرتا ہے لیکن اس کے مقدر میں آخر کار ذلت ہی ہوتی ہے کیونکہ مالک کا حکم ہے "جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ہے" اب مزید غور فرمائیں کہ رفع الیدین کی منسوخی کے بارے میں مسلم شریف کی "سرکش گھوڑوں کی دم" والی حدیث پیش کرنے والے علماء میں سے کچھ وہ حضرات بھی ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ رفع الیدین کر لو تب بھی

ٹھیک ہے نہ کرو تب بھی ٹھیک ہے۔ ان حضرات کی عقل اور ایمان کے بارے میں کیا سمجھا جائے کہ ایک طرف تو وہ حدیث پیش کر کے اس عمل کی سرکش گھوڑوں کی طرح دم مارنا کہتے ہیں۔ دوسری طرف وہ یہ فرماتے ہیں کہ کر لینا بھی ٹھیک ہے۔ کیا یہ مطلب لینا مناسب ہے کہ نبی اکرمؐ کے سختی سے منع کردہ عمل کو کر لینا بھی ٹھیک ہے اور نہ کرنا بھی ٹھیک ہے کہتے تھے؟ اور کہنے والے حضرات کا شمار بھی علماء کرام کی جماعت سے ہو۔ کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ قوم کو کس طرح دھوکے میں رکھا جا رہا ہے۔ حالانکہ حق تو یہ ہے کہ اگر نبی اکرمؐ نے اس فعل سے منع فرما دیا تو اسے کرنا جرم ہے اور اس کے کرنے سے نماز قطعاً" قبول نہ کی گی۔ لیکن اس کے برعکس اگر آپؐ نے اس فعل کو تادم آخر کیا تو اس کا کرنا فرض ہے۔ اس کے بغیر قطعاً" نماز قبول نہ ہو گی۔ یہ کیا دھوکا ہے کہ منع کی حدیث بھی پیش کی جائے اور یہ بھی کہا جائے کہ " کر لو تب بھی ٹھیک ہے نہ کرو تب بھی ٹھیک " عشق رسولؐ کا تقاضا یہ ہے کہ نبی اکرمؐ کے ہر حکم کو پکا اور سچا سمجھا جائے۔ ان کی پیروی کے مقابلے میں دنیا کے تمام انسانوں کی خواہ وہ کوئی بھی ہوں مکمل نفی کی جائے۔ کیونکہ قرآن پاک کی رو سے نبی اکرمؐ کے قانون اور حکم کو بخوشی قبول نہ کرنا کفر ہے اور پیغمبر اکرمؐ کے راستے کے علاوہ کسی دوسرے کا راستہ اختیار کرنے والا ظالم ہے جیسا کہ پارہ نمبر ۱۹ سورہ فرقان آیت نمبر ۲۷ میں واضح الفاظ میں فرمایا گیا ہے کہ جس " دن ظالم اپنے ہاتھ کاٹ کاٹ کھائے گا اور کہے گا کہ اے کاش میں نے پیغمبر کے ساتھ رستہ اختیار کیا ہوتا " اس حکم کے تحت بلکہ کلمہ طیبہ کے تحت بھی صرف اور صرف " محمدی " بننا ہی لازم ٹھہرا۔ اب طوالت سے بچتے ہوئے چند احادیث پیش کر کے دھوکے کا انکشاف کرنا چاہتا ہوں۔ جو حدیث پیش کر کے رفع الیدین کے منسوخی ثابت کی جاتی ہے۔ اس کی وضاحت اسی باب میں اسی صحابی کی زبان ملاحظہ فرمائیں اور حقیقت کی پڑتال کر کے اپنی نماز کو " نماز محمدی " بنا لیں کیونکہ اللہ مالک کے ہاں صرف اور صرف نماز محمدی ہی قابل قبول ہو گی علاوہ ازیں کسی اور کا طریقہ قبول نہ ہو گا۔

ا۔ حضرت جابر سمرہؓ کا بیان ہے کہ رسول اکرمؐ کے ساتھ جب ہم لوگ نماز پڑھتے تو نماز کے ختم پر دائیں بائیں السلام علیکم ورحمتہ اللہ کہتے ہوئے ہاتھ سے اشارہ بھی کرتے تھے۔ یہ ملاحظہ فرما کر حضورؐ نے ارشاد فرمایا تم لوگ اپنے ہاتھ سے اسی طرح اشارہ کرتے ہو جیسے شریر

گھوڑوں کی دمیں ہلتی ہیں تمہیں یہی کافی ہے کہ تم قعدہ میں اپنی رانوں پر ہاتھ رکھے ہوئے دائیں اور بائیں منہ موڑ کر السلام علیکم ورحمتہ اللہ کہا کرو۔

۲۔ حضرت جابر بن سمرہؓ کا بیان ہے ہم لوگ رسالت ماب صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تو ختم نماز پر السلام علیکم ورحمتہ اللہ کہتے ہوئے ہاتھ سے اشارہ بھی کرتے تھے۔ یہ دیکھ کر رحمت دو عالم نے فرمایا تمہیں یہ کیا ہو گیا ہے؟ تم اپنے ہاتھ سے اس طرح اشارہ کرتے ہو گویا وہ شریر گھوڑوں کی دمیں ہیں۔ تم میں سے جب کوئی نماز ختم کرے تو اپنے بھائی کی جانب منہ کر کے صرف زبان سے السلام علیکم ورحمتہ اللہ کہے اور ہاتھ سے اشارہ نہ کرے۔ مسلم شریف صفحہ نمبر۱۵ رفع الیدین کے باب میں مسلم شریف کی احادیث ملاحظہ فرمائیں۔

عبد اللہ بن عمرؓ کا بیان ہے کہ رسول اکرمؐ جب نماز پڑھتے تو اپنے مونڈھوں تک اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے اور اسی طرح رکوع میں جاتے وقت رکوع سے سر اٹھاتے وقت اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے تھے اور سجدوں کے درمیان میں رفع یدین نہیں کرتے تھے۔

ابو قلابہؓ کا بیان ہے کہ انہوں نے مالک بن حویرثؓ کو نماز پڑھتے دیکھا۔ انہوں نے نماز پڑھنے کے لئے تکبیر کہی اور رفع یدین کیا اور پھر رکوع میں جاتے وقت رفع یدین کیا اور رکوع سے سر اٹھا کر بھی اور بیان کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کیا کرتے تھے۔ مسلم شریف شرح نووی صفحہ نمبر۱۷، ۱۸

اثبات رفع الیدین کے سلسلہ میں تقریباً چار سو احادیث موجود ہیں اور وہ احادیث اکثر علماء کے علم میں ہیں۔ لیکن افسوس کہ عوام سے وہ احادیث چھپائی جاتی ہیں اور پوری کوشش کی جاتی ہے کہ لوگ "نماز محمدی" سے نفرت کریں اور "نماز محمدی" پڑھنے والوں کو برا بھلا کہیں۔ حالانکہ بخاری و مسلم میں حدیث موجود ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھو جس طرح مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو۔